خلاصہ

پہلا بند

پہلے بند میں نظیر اکبر آبادی نے ایک بادشاہ اور مفلس آدمی کی زندگی کے درمیان جو فرق پایا جاتا ہے اس کی بڑی ہی اچھی تصویر کھینچی ہے۔ بادشاہ جو کہ صاحب ثروت ہے وہ ایک آدمی ہے اور آسودہ حال ہے اس کے برخلاف مفلس و گدا بدحالی کا شکار ہے حالانکہ وہ بھی آدمی ہی ہے۔ زردار کو ساری نعمتیں اس کے دسترخوان پر میسر ہیں جبکہ مفلوک الحال، غربت زدہ آدمی روٹی کے سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کر رہا ہے۔ نظیر نے یہاں دو متضاد رنگوں میں آدمی کی حیثیت اور حالت کو اجاگر کرتے ہوئے دولت مند طبقے کو اس بات کا احساس دلایا ہے کہ انہیں غریبوں اور محتاجوں کی حالت زار پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔

دوسرا بند

دوسرے بند میں نظیر فرعون، شداد اور نمرود کی نافرمانی کا ذکر کر رہے ہیں، یہ تینوں بھی آدمی ہی تھے لیکن خود کو خدا کہتے تھے۔ وہ اپنی دولت و طاقت کے گھمنڈ میں اس سرکشی پر اتر آئے تھے۔

تیسرا بند

تیسرے بند کا مطلب یہ ہے کہ مسجد جو کہ خدا کا گھر ہے آدمی نے ہی بنائی ہے۔ آدمی ہی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، وہی امامت کرتا ہے اور آدمی ہی خطبہ خواں ہوتا ہے اس کے برعکس ایک ایسا آدمی بھی مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ جس کی نظر دوسرے آدمیوں کی جوتیوں پر ہوتی ہے اور وہ جوتیاں چرانے کی نازیبا حرکت کر بیٹھتا ہے اس کی اس حرکت کو تاڑنے والا بھی آدمی ہی ہوتا ہے۔

چوتھا بند

چوتھے بند میں نظیر نے آدمیوں کے مختلف مزاجوں کی تصویر کشی کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جو دوسرے پر نچھاور کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا، وہیں ایک آدمی کسی کی جان لینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ آدمی ہی آدمی کو ذلیل کرتا ہے اور آدمی ہی مدد کے لئے دوسرے آدمی کو پکارتا ہے اور اس کی مدد کے لئے دوڑنے والا بھی آدمی ہی ہوتا ہے۔

پانچواں بند

پانچویں بند میں نظیر آدمی کی چند اور خصلتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک مسافر جو اپنا مال لے کر نکلتا ہے وہ آدمی ہی ہوتا ہے اور اسی مال کو اڑانے کی خاطر آدمی کے گلے میں پھندا ڈالنے والا بھی آدمی ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح سچا بھی آدمی ہی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی آدمی ہی ہوتا ہے۔

چھٹا بند

چھٹے بند ہیں نظیر نے بازار میں آدمیوں کی سرگرمیوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بازار میں آدمی دکانیں لگا کر بیٹھے ہیں اور آدمی ہی گاہکوں کو لاتے ہیں۔ سر پر خوانچا رکھ کر گھومنے والے بھی آدمی ہیں تو چیزیں بنا بنا کر بیچنے والے بھی آدمی ہی ہیں۔ اور ان تمام لوگوں سے خریداری کرنے والے بھی آدمی ہی ہوتے ہیں۔

ساتواں بند

ساتویں بند میں نظیر نے مختلف تشبیہات کی مدد سے آدمیوں کے درمیان فرق کو واضح کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کہیں آدمی لعل و جواہر کی طرح قیمتی نظر آتا ہے تو کہیں آدمی خاک سے بدتر نظر آتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جنہیں ان کے رنگ کی بدولت الٹے توے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے تو ایسے گورے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کو چاند کا ٹکڑا کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح شکل و صورت کے اعتبار سے لوگ بدنما اور بدشکل ہوسکتے ہیں لیکن شاعر کہتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہی ہیں۔